تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ — إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ار

اخبار الفضل

ہفتہ میں دوبار

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

نمبر ۸۷ | مورخہ ۶ رمئی سنہ ۱۹۲۴ء | یوم سہ شنبہ | مطابق یکم شوال سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ رمضان کے آخری ایام میں حضور نے اپنے اوقات خاص طور پر دعاؤں میں صرف فرمائے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ابن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے یکم اور ۲ رمئی کی درمیانی رات کو نماز تراویح میں قرآن کریم ختم کیا۔ خاندان مسیح موعودؑ کو مبارک ہو۔

۲ رمئی کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء زنجتھ ہائی کلاس نے سید رحمت علی صاحب بی اے کو ان کے سکول سے فارغ ہونے پر ایڈریس دیا۔ اور مدعو اصحاب کا روزہ افطار کرایا۔

جناب حافظ روشن علی صاحب کا درس القرآن فی الرمضان انشاء اللہ ۷ رمئی کو ختم ہوگا۔

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر۔ مبلّغ اسلام از لنڈن

(۲۱ رفروری سنہ ۱۹۲۴ء)

مغربی افریقہ

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو دنیا کے کونوں تک پہنچانے کا جو وعدہ کیا تھا وہ اب اسے پورا کر رہا ہے۔ مغربی افریقہ میں خدا کے فضل سے نہایت ٹھوس کام ہو رہا ہے آپ الفضل کی تازہ اشاعتوں میں زیر عنوان "نامہ نائجیریا" و "نامہ گولڈ کوسٹ" ہر دو ممالک کے مبلغین کی رپورٹیں ملاحظہ فرمائینگے۔ چونکہ عاجز تا حال مستقل طور پر مبلغ مغربی افریقہ ہے۔ لہذا چونکہ ان ممالک کے مختلف حصص سے مبلغین و کارکنوں کی رپورٹوں کے علاوہ برابر سلسلہ خط و کتابت جاری ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کی حمد بھرے دل سے جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ اخلاص سے بویا ہوا بیج جو محض حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ بارور شجر بن رہا ہے۔ جماعت لیگوس خصوصاً نہایت جانفشانی اور سعی و قربانی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے۔ آمین ثم آمین ؛

ہمارے مہمان

عزیزان محمد اسمٰعیل شیٹا سابق نائب امام جماعت لیگوس اور ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول لیگوس جو مصر عربی تعلیم کی تکمیل کے لئے جا رہے ہیں۔ اور بکرے اشوڈے سابق گارڈ نائجیرین ریلوے معہ ایک اور معزز غیر احمدی دوست بارادۂ حج بیت اللہ لیگوس سے روانہ ہو کر لنڈن کے راستہ منزل مقصود کو جا رہے ہیں۔ ہرسہ اصحاب دار التبلیغ احمدیہ میں مقیم ہیں۔ جس شخص نے ان کو دیکھا ہ

ان کے اخلاص و محبت کی تعریف کی ہے۔ آنمیل شیٹا
لیگوس کے مشہور و معروف رئیس شیٹا بے کے پوتے
ہیں۔ اور مشہور مولوی لیگوس حاجی علیمی شیٹا ابن
"شیٹا بے" کے فرزند ارجمند ہیں۔ مرحوم "شیٹا بے"
کو سلطان عبد الحمید کی طرف سے "بے" کا خطاب
ملا تھا۔ اور ان کی مسجد کے افتتاح کے لئے "شیخ
عبد اللہ کوئلم" کو سلطان موصوف نے لیگوس بھیجا
تھا۔ اور عزیز بکرے اشوڈے شاہ لیگوس کے مشہور
جرنیل اوشوڈی کی اولاد سے ہیں۔ اور اس طرح ہر دو
عزیز خدا کے فضل سے معزز گھرانوں کے چشم و
چراغ ہیں۔ اور مغربی افریقہ میں آیندہ ترقی اسلام و
اشاعت اسلام میں ان کا اثر بہت کچھ مفید ہو سکیگا
انشاء اللہ۔ تیسرے دوست لیگوس کے شاہی خاندان
سے ہیں۔ اور احمدیت سے بہت محبت رکھتے ہیں۔

اخلاص

عزیزان شیٹا و اشوڈے سے ایک انگریز
نے سوال کیا۔ کہ کیا آپ لوگ لنڈن کو
پسند کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں ان دونوں نے کہا کہ
یہاں کونسی چیز ہے۔ جسے ہم پسند کریں۔ مارے سردی
کے ہماری جان نکل رہی ہے۔ خرچ سفر زیادہ ہوا ہے
اور کوئی راحت نہیں۔ ہم تو محض اپنے مولوی (عاجز
خادم محمود) کو دیکھنے کو آئے ہیں۔ اگر یہ اس جگہ نہ
ہوتے تو ہم براہ راست جاتے۔ اللہ ان کی عمروں میں
برکت دے۔ ان کے اخلاص میں برکت دے۔ اور ان کو
قادیان کا سچا خادم بنائے۔

ایک اور احمدی دوست بھی لیگوس سے براستہ "کانو"
پیدل حج کے لئے روانہ ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور عزیز
اشوڈے سے انشاء اللہ وہ مکہ میں ملینگے۔

جرمنی

برادران مبارک علی و غلام فرید صاحبان نے
ایک رسالہ ان غیر احمدیوں کے جواب میں شایع
کیا ہے۔ جنھوں نے چاند پر تھوکا اور سورج پر خاک ڈالنی
چاہی تھی۔ اور حقیقت کو چھپا کر یہ ظاہر کرنے لگے تھے
کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ انگریزوں کے جاسوس اور
حکومت برطانیہ کے ایجنٹ ہیں۔ اس رسالہ میں مبلغین
جماعت احمدیہ نے اپنی پوزیشن کو عمدگی سے صاف
کر دیا ہے۔ انشاء اللہ اس کی کافی تعداد یہاں بھی
شائع کی جائیگی۔ کیونکہ یہ مرض یہاں کے غیر احمدی
طلبا میں بھی [illegible] ہے۔

فرانس

اخویم اینڈرسن لکھتے ہیں کہ فرانسیسی ٹیچنگ آف اسلام
کی جو جلدیں ان کو بھجوائی گئی تھیں۔ وہ
ختم ہو چکی ہیں۔ اور مزید کاپیاں ان کو بھیجی جائیں
وہ مختلف سوسائیٹیوں میں ان کتب کو بھیج رہے
ہیں۔ اور لائبریریوں میں اس کی کاپیاں رکھوا رہے ہیں
جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ہمارے لیکچر

ہائڈ پارک میں گذشتہ اتوار کی
صبح کو ایک بہت بڑے مجمع میں
صداقت اسلام۔ توحید باری تعالیٰ ہستی باری تعالیٰ
اور آمد مسیح موعود ؑ پر نہایت دلچسپ مکالمہ ہوا۔
لوگ بڑے شوق سے لٹریچر طلب کرتے ہیں۔ اور
جو کچھ میسر آتا ہے۔ دیدیا جاتا ہے۔ بیج بکھیرا جا رہا
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ایک دن بارور
شجر بنیگا۔ اتوار کو شام کا لیکچر بدستور دار التبلیغ
احمدیہ میں ارکان حج پر ہوا۔ اور ہمارے نو وارد
افریقی دوست بھی شامل ہوئے۔

ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن

لنڈن میں ہندوستان کے پنشن یافتہ
معزز انگریز حکام نے ایک ایسوسی ایشن
بنام ایسٹ انڈیا قائم کر رکھی ہے
عاجز راقم اس کا ممبر ہے۔ "ہندوستان کی صناعت"
پر مسٹر فرینچ انڈین سول سروس نے مضمون پڑھا
"سر ہنگ ہینڈ" صدر جلسہ تھے۔ چونکہ مضمون میں متواتر
ایسے فقرات تھے :۔ "مسلمانوں کے حملے کا تباہ کن سیلاب"
اس لئے تقریر کا نوٹس دیا۔ اور منجملہ اور امور کے کہا کہ
آپ ایک ہی سانس میں مسلمانوں کے حملہ کو تباہ کن کہتے
ہیں۔ اور اسی کے مضمون کی تعریف کرتے ہیں۔ کیا مغل
مسلمان نہ تھے۔ ذمہ وار انگریزوں کو بولتے وقت
محتاط ہونا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس تقریر سے اندفاع
اسلام کے ساتھ میری غرض یہ بھی تھی کہ لوگوں کو ہماری موجودگی
کا احساس ہو جائے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے تقریر کے بعد
مصافحہ کیا۔ اور چائے پر بلایا ہے۔ اس طرح جو ہو سکتا ہے
کیا جا رہا ہے۔ اللہ قبول فرمائے ؛

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ پشاور کے کارکنوں کا تقرر

۲۷ اپریل ۱۹۲۴ء کو مسجد احمدیہ
پشاور میں انجمن احمدیہ پشاور کا
ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا
جس میں بعض انتظامی اور تبلیغی ضروریات کو احسن طور پر
انجام دینے کے لئے تجاویز پاس کر کے حسب ذیل کارکنوں
کی تقرری عمل میں لائی گئی۔ جملہ احباب سے دعا کے
لئے گذارش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خدمات دینیہ کی بیش از
بیش توفیق عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کی ترقی و بہبودی
کے لئے ان کی مساعی جمیلہ کو بار آور کرے۔ آمین

(۱) پریزیڈنٹ۔ جناب مولوی محمد علی صاحب۔ (تعلیم
تربیت کا کام بھی انہی کے سپرد ہوگا) (۲) سکرٹری
منشی عبد المجید (۳) سکرٹری تبلیغ۔ ڈاکٹر فتح الدین
صاحب (۴) محاسب میاں عبد الحق صاحب (۵)
محصل مقامی۔ شیخ رحمت اللہ خان صاحب۔
" بیرونی۔ ماسٹر محمد شاہ خان صاحب۔
" " سرفراز خان صاحب۔
(۶) مہتمم کتب خانہ۔ مولوی عبد الحق صاحب۔
(۷) مہتمم مہمان نوازی۔ شیخ الہ بخش صاحب۔
خاکسار عبد المجید احمدی۔ پشاور

امیر جماعت کی بجائے پریزیڈنٹ

اس فہرست میں ایک عہدہ
"امیر جماعت" لکھا گیا
تھا جس کی بجائے "پریزیڈنٹ" کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت
خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے
حسب ذیل الفاظ ایک خط کے جواب میں مجھے دیکھنے کا اتفاق
ہوا:۔ "امیر جماعت کوئی جماعت بطور خود نہیں مقرر
کر سکتی۔ امیر کا تقرر مرکز کے ہاتھ میں ہے۔ ہاں پریزیڈنٹ
انجمن احمدیہ تجویز کر سکتی ہے۔" احباب آیندہ اس امر کا
خیال رکھیں۔ (ایڈیٹر)

اعلان تعطیل

عید الفطر کی تقریب پر چونکہ دفتر اور
مطبع بند رہیگا۔ اسلئے ۹ / مئی کا اخبار

اخبار فاروق کے متعلق اعلان: [illegible]

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - مورخہ ۶ مئی ۱۹۲۴ء

امیر غیر مبایعین اور "خلافت ٹرکی"

خلیفہ ٹرکی کی معزولی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کے پہلے اور موجودہ خیالات

پریزیڈنٹ انجمن غیر مبایعین جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل - ایل - بی نے جس جوش و خروش اور جس سرگرمی اور تن دہی کا اظہار خلافت ٹرکی کے متعلق کیا تھا۔ اس کا پتہ ان کی سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء کی تحریروں اور تقریروں سے لگ سکتا ہے۔ ایک طرف اگر وہ ماہر علم دین کی حیثیت سے متعدد تفاسیر کی ورق گردانی کر کے ان کے حوالجات خلافت ٹرکی کی تائید میں پیش کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف خطیبانہ شان میں برسر محراب و منبر جلوہ فرما ہو کر اسی مقصد کے لئے زور بیان دکھا رہے تھے۔ اس کے ثبوت میں ہم "الفضل" کے گذشتہ دو پرچوں میں ان کی زبان و قلم سے نکلے ہوئے چند فقرات شائع کر چکے ہیں۔ اور اگر کوئی صاحب مفصل دیکھنا چاہیں۔ تو جناب موصوف سے ان کا رسالہ "خلافت اسلامیہ بروئے قرآن وحدیث" منگوا کر دیکھ سکتے ہیں۔ جو اگرچہ وقت اشاعت مُفت تقسیم کیا گیا تھا لیکن غالباً اب آسانی سے قیمتاً بھی نہ مل سکیگا۔ اور اس کے دینے میں کوئی نہ کوئی عذر کر دیا جائیگا۔

ہم نے جناب مولوی صاحب موصوف کے اس وقت کے حوالے پیش کر کے اس امر پر حیرت واستعجاب کا اظہار کیا تھا کہ وہی مولوی صاحب جو خلافت ٹرکی کو "آیت استخلاف کے ماتحت خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق" "قرآن کریم سے ثابت"۔ "نہایت اہم اور ضروری مسئلہ" "ایک اہم مذہبی ضرورت" کہتے کہتے نڈھال ہو رہے تھے۔ اور اسے کمزور کئے جانے کو "مذہبی معاملات میں دست اندازی"۔ "قلب اسلام پر ایک ضربہ" "قلب اسلام پر صدمہ" قرار دیتے تھے۔ وہ کس منہ سے مسلمانان ہند کو یہ نصیحت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ وہ ترکان احرار کو جنہوں نے "خلافت ٹرکی" کا نام و نشان مٹا دیا ہے۔ اسی قدر و منزلت اسی عزت و توقیر کی نظر سے دیکھیں۔ جس سے اس وقت دیکھتے تھے۔ جبکہ مولوی صاحب موصوف ہی کے الفاظ میں ترک "لوائے خلافت کے حامل" تھے

ہم نے جناب مولوی صاحب کے خلافت ٹرکی کے متعلق پہلے اور موجودہ خیالات کا تبائن اور تضاد نہایت تفصیل سے اخبار کے دو نمبروں میں دکھایا تھا۔ لیکن اس کی نسبت نہ تو خود جناب مولوی صاحب نے اور نہ ان کے اخبار "پیغام صلح" نے ایک سطر لکھنے کی تکلیف بھی گوارا کی۔ ہم نہیں سمجھتے۔ وہ "پیغام صلح" جو بابیوں کے مضمون کو اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں درج کرنے کی گنجائش نکال سکتا ہے اور ان کی تائید میں دوسروں کے مضامین درج کرنے کے علاوہ ایڈیٹوریل مضامین بھی لکھ سکتا ہے۔ اس نے "خلافت ٹرکی" کے متعلق اپنے "امیر ایدہ اللہ تعالیٰ" کی پوزیشن صاف کرنے کے لئے کیوں گنجائش نہ نکالی اور یہ بات جو جناب مولوی صاحب کے متعلق روز بروز نمایاں رنگ اختیار کر رہی ہے کہ انہیں اپنے کسی قول و قرار کا قطعاً پاس نہیں ہوتا۔ جیسا موقعہ اور جیسی حالت دیکھتے ہیں۔ اسی کے مطابق فوراً رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ کیوں اس کی طرف توجہ نہ کی ‡

یہ بات ایک مذہبی لیڈر کہلانے والے اور اس کی لیڈری کا اعتراف کرنیوالوں کے لئے نہایت ہی خطرناک ہے۔ لیکن یا تو جناب مولوی صاحب اور ان کے ساتھی اسے ایسا سمجھتے نہیں۔ یا ان کے پاس اسے جائز اور مناسب ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ورنہ انکی خموشی کی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے ‡

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب ایسے موقع پر جبکہ ان کے خیالات کی خواہ ان پر انہوں نے کس قدر ہی زور دیا ہو۔ حالات اور واقعات تردید کر دیں اور خاموش رہیں۔ تو ہمیں بھی ان کے متعلق اس پہلو میں کچھ کہنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جناب مولوی صاحب ایسے موقع پر چُپ رہنے کی بجائے پھر نئے سرے سے ایسی شان میں نمودار ہوتے ہیں کہ گویا جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ وہی درست اور صحیح ہے۔ اور ان کے علاوہ کوئی دماغ اصل حقیقت اور اصلیت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایسی صورت میں انکی رائے کی خامی اور نقص دکھانے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کے ان گذشتہ بیانات کو پیش کیا جائے۔ جنہیں وہ بھلا چکے ہوتے ہیں۔ تاکہ دوسروں پر ان کے خیالات اور آراء کی غلطی ظاہر ہونے کے علاوہ خود انہیں بھی اپنی غلطی معلوم ہو جائے۔

اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم "خلافت ٹرکی" کے ایک اور پہلو کے متعلق ان کے گذشتہ اور موجودہ خیالات پیش کرتے ہیں۔

ان دنوں جبکہ "خلافت ٹرکی" کی تائید اور حمایت کے لئے تمام ہندوستان میں شور مچا ہوا تھا۔ ہر طرف یہی ذکر اور یہی چرچا تھا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب

نے خلافت ٹرکی کے استحکام اور قیام کی ضرورت اور اہمیت جتاتے ہوئے اس امر پر بھی روشنی ڈالی تھی کہ "خلیفہ ٹرکی" معزول بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر ہو سکتا ہے۔ تو کس طرح؟ چنانچہ آپ نے فرمایا تھا:

(۱) "تمام دنیا کے مسلمان بالاتفاق سلطان ٹرکی کو خلافت سے معزول کر دیں۔ تو یہ ان کا اختیار ہے"

(۲) "جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ دو صورتیں ممکن ہیں (۱) یا تو ترکوں کو تمام دنیا کے مسلمان بالاتفاق تخت خلافت سے خود معزول کر دیں تو اس صورت میں ترکوں کو خلافت پر قابض رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اور یا یہ (۲) کہ دو قوی مسلمان طاقتیں معرکہ آرائی کر کے خلافت کا فیصلہ کر لیں۔ اور غالب طاقت کو خلیفہ تسلیم کر لیا جائے"

(پیغام صلح ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء)

(۳) "خلیفہ کو صرف دو طریقوں میں سے ایک طریق پر ہی برطرف یا معزول کیا جا سکتا ہے۔ یعنی یا تو مسلمانان عالم بحیثیت مجموعی اتفاق یا کثرت رائے سے موجودہ انتظام خلافت کو ناقابل تشفی قرار دیکر کوئی دوسرا خلیفہ منتخب کریں یا دو مسلمان طاقتیں بلا مدد غیرے آپس میں مسئلہ خلافت کا تصفیہ بزور بازو کریں۔ اور جو طاقت میدان جنگ میں غالب آجائے۔ وہی حقدار خلافت ہو گی" (رسالہ خلافت اسلامیہ ص ۱۲)

جس وقت کی یہ تحریریں ہیں۔ چونکہ اس وقت جناب مولوی صاحب کی نگاہ میں خلافت ٹرکی ایک نہایت ہی عظیم الشان چیز تھی۔ اور وہ دل و جان سے چاہتے تھے کہ یہ ترکوں ہی کی دستار کا طرہ بنی رہے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا "ترک اس خلافت کے جائز مالک ہیں" اس لئے ان کے خیال میں "خلیفہ ٹرکی" کے معزول کئے جانے کے متعلق وہی دو صورتیں آ سکتی تھیں۔ جن پر انہوں نے بار بار زور دیا ہے۔ اور انہی پر معزولی کا مدار کہا ہے۔ اس وقت یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ خود ترک ہی اپنے ہاتھوں خلافت کی قبر کھود دیں گے۔ اور اس بت کو جسے خلیفہ کا نام دیا جاتا ہے ہمیشہ کے لئے اس میں دفن کر دینگے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ نے ظاہر ہو کر دکھا دیا کہ خلافت کے اس ڈھانچہ کے سرنگوں ہونے کی ایک یہی صورت ہو سکتی ہے کہ جنہیں تم "لوائے خلافت کے حامل" قرار دیتے ہو۔ وہی اس کو نیست و نابود کر دیں۔ اور تمہارے دیکھتے دیکھتے خلافت کے کھلونے کو سنگ حکومت سے چکنا چور کر دیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو اس پر جس قدر بھی حیرت اور تعجب ہو۔ کم ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے ان کی بیان کردہ صورتوں کے علاوہ ایک نئی صورت سے "خلیفہ ٹرکی" کو معزول کیا ہے۔ ان کے اس فعل کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور انہیں صاف صاف کہدیں کہ تمہارا کوئی حق نہیں کہ خود بخود خلیفہ کو معزول کر دو۔ اور اسے اپنے دار الخلافت میں رہنے کی اجازت تک نہ دو۔ کیونکہ خلیفہ کو معزول کرنا یا تو کسی دوسری اسلامی طاقت کا کام ہے جو قوت بازو سے خلافت چھین لے یا پھر تمام دنیا کے مسلمان بالاتفاق خلیفہ کو معزول کر سکتے ہیں مگر تم نے نہ تو کسی سے پوچھا ہے نہ کسی سے مشورہ لیا ہے اور خود بخود "خلیفۃ المسلمین" کو معزول کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے خلافت کا نام و نشان ہی مٹا دیا ہے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں کے جو اقتباسات اوپر درج کئے گئے ہیں۔ انہیں مدنظر رکھتے ہوئے ناظرین کرام سمجھ سکتے ہیں کہ خلیفہ ٹرکی کے اس طرح معزول کئے جانے پر جناب مولوی صاحب کی طرف سے وہی آواز بلند ہونی چاہیئے تھی۔ جس کا مختصراً ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ لیکن انکی حیرانی کی کوئی حد نہ رہیگی۔ جب انہیں یہ معلوم ہو گا کہ جناب مولوی صاحب موصوف نے اپنے نسخے سے جو یہ "مسئلہ خلافت کا حل" تجویز فرمایا ہے۔ اور جسے انہوں نے متعدد اردو انگریزی اخبارات کے ذریعہ دنیا میں پھیلایا ہے۔ اس میں ان مسلمانوں کو جو ترکوں کو وہی بات کہہ رہے ہیں۔ جو سب سے اول اور سب سے زیادہ زوردار الفاظ میں جناب مولوی صاحب کو خود کہنی چاہیئے تھی۔ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"ترکوں کو یہ کہہ دینا کہ وہ مسلمانان عالم کی اجازت کے بغیر سلطان کو معزول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وہ نہ صرف سلطان ہی ہے بلکہ خلیفہ بھی ہے۔ ہاں مگر اس وجہ سے کہ آخری فیصلے کا انحصار تمام دنیا کے مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے سلطان ٹرکی کو طرح طرح کی تکالیف میں ڈالیگا۔ اور عملی رنگ میں ایسا انتظام ناممکن ہے۔ مثلاً موجودہ حالات کے ماتحت مسلمانان ہند کی یہ خواہش ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر انجمن ہوتے ہوئے اپنے آپکو خلیفہ بھی کہلائیں۔ لیکن اگر اسمبلی کل کو کوئی اور صدر مقرر کرے تو غازی اعظم کی کیا پوزیشن ہو گی۔ اسمبلی کا فیصلہ بالکل بیکار ہو گا۔ جتنی کہ مسلمانان عالم کی ایک کانفرنس ہو۔ اور جو فیصلہ اس کانفرنس کا ہو گا۔ وہی قطعی فیصلہ ہو گا۔ اور اس طرح سے تمام اسلامی دنیا میں ہمیشہ کے لئے ایک ہل چل مچی رہیگی۔ اور ترکوں سے ایک ایسی بات کا طلب کرنا جو کہ انکی آزادی کی راہ میں روک ہو ایک غیر منصفانہ کام ہو گا" (وکیل - ۱۰ مارچ)

یہ الفاظ پڑھ کر کون ہے۔ جو حیران اور ششدر نہ رہ جائے کہ یہ انہی مولوی صاحب کے قلم سے نکلے ہیں جو خلیفہ ٹرکی کو معزول کرنے کے لئے یہ ضروری قرار دے چکے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمان اتفاق رائے سے معزول کریں تو کریں۔ ورنہ معزول نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جب معزول کرنے کا اصل وقت آیا اور معزول کر دیا گیا۔ تو آپ یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ترکوں سے اس بات کا مطالبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ "عملی رنگ میں ایسا انتظام ناممکن ہے"۔ اگر فی الواقعہ ایسا ہی تھا۔ تو پہلے آپ نے خود ہی اسے کیوں پیش کیا تھا۔ اس وقت آپ نے اسے ناممکن سمجھ کر پیش کیا تھا۔ اور اس پر اس قدر زور دیا تھا۔ یا ممکن سمجھ کر۔ اگر آپ اس وقت بھی اسے ناممکن سمجھتے تھے۔ اور پھر آپ نے پیش کیا۔ تو بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ اور اگر اسوقت آپ اسے ممکن سمجھتے تھے۔ تو پھر اب آپ پر کونسا نیا انکشاف ہوا ہے۔

آپ نے تمام دنیا کے مسلمانوں کا اتفاق رائے سے خلیفہ کو معزول کرنے کو عملی طور پر ناممکن ثابت کرتے ہوئے ایک مثال بھی پیش کی ہے۔ وہ مثال فی نفسہٖ درست ہو یا غلط۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ لیکن یہ ضرور بتانا چاہتے ہیں۔ کہ جناب مولوی صاحب کی اپنی ذات والا اس مثال کے خلاف پڑی ہوئی ہے۔ اور ان کی جو پوزیشن اس وقت ہے۔ وہ ان کی پیش کردہ مثال کی تردید کر رہی ہے۔ آپ کا ارشاد یہ ہے۔ کہ

"موجودہ حالات کے ماتحت مسلمانان ہند کی یہ خواہش ہے۔ کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر انجمن ہوتے ہوئے اپنے آپ کو خلیفہ بھی کہلائے لیکن اگر اسمبلی کل کو کوئی اور صدر مقرر کرے تو غازی اعظم کی کیا پوزیشن ہوگی۔ اسمبلی کا فیصلہ بالکل بے کار ہوگا۔ حتیٰ کہ مسلمانان عالم کی ایک کانفرنس ہو۔ اور جو فیصلہ اس کانفرنس کا ہوگا۔ وہی قطعی فیصلہ ہوگا۔ اور اس طرح سے تمام اسلامی دنیا میں ہمیشہ کے لئے ایک ہلچل مچی رہیگی"

اس کے متعلق ہم جناب مولوی صاحب کو ان کی اپنی پوزیشن یاد دلانا چاہتے ہیں۔ آپ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے "صدر انجمن" ہیں۔ اور صدر انجمن ہوتے ہوئے اپنے آپ کو "امیر" بھی کہلاتے ہیں۔ اب اگر انجمن اشاعت اسلام "کل کو کوئی اور صدر مقرر کرے" تو آپ کی کیا پوزیشن ہوگی۔ انجمن کا فیصلہ بے کار ہوگا یا نہیں۔ اگر بے کار نہیں ہوگا۔ تو یہی صورت انگورا کی اسمبلی میں ہو سکتی ہے۔ اور اگر بے کار ہوگا حتیٰ کہ تمام غیر مبائعین کی ایک کانفرنس ہو۔ اور جو فیصلہ اس کانفرنس کا ہوگا۔ وہ قطعی ہوگا۔ تو تو کیوں یہی صورت "خلیفہ ٹرکی" کے لئے آپ عملی رنگ میں ناممکن بتلاتے ہیں۔ اگر مسلمانان عالم کی کانفرنس سے آپ کو اسلامی دنیا میں ہمیشہ کے لئے ایک ہلچل مچی رہنے کا خطرہ ہے۔ تو کیا آپ کے متعلق فیصلہ کرنے کیلئے ایک ہلچل نہ مچی رہیگی۔ ہاں اگر آپ اور آپ کی انجمن میں یہ قرار پاچکا ہے۔ کہ اگر انجمن کل کو کوئی اور صدر مقرر کرے۔ تو آپ کو امارت سے بھی دست بردار ہونا پڑے گا۔ تو انگورا کی اسمبلی بھی اپنے صدر کو خلیفہ بنا کر اس سے یہی اقرار لے سکتی ہے۔

پس آپ کی پوزیشن نے ہی اس مشکل کو حل کر دیا ہے۔ جو آپ کے نزدیک مصطفےٰ کمال پاشا کو خلیفہ بنانا اور پھر اس کا معزول کرنا مسلمانانِ عالم کی کانفرنس کے اختیار میں رکھنے سے پیش آسکتی تھی۔

جناب مولوی صاحب کی اس قسم کی تحریروں کو دیکھکر جو اپنی تردید آپ کر رہی ہوتی ہیں سمجھ میں نہیں آتا۔ انہیں ان کی اشاعت کی کیا ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر وہ خلیفہ ٹرکی کے متعلق یہ قاعدہ نہ تجویز فرماتے۔ کہ مسلمانان عالم کی متفقہ رائے سے ہی معزول ہو سکتا ہے۔ کوئی ایک قوم اسے معزول نہیں کر سکتی۔ تو اس کی وجہ یہ خیال کی جا سکتی تھی۔ کہ چونکہ انہوں نے خدا خدا کر کے "خلیفہ ٹرکی" کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا تھا۔ اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ اسے کوئی نقصان پہنچے۔ لیکن اب جبکہ ترکوں نے اسے معزول کر دیا۔ وہ اپنے اس قاعدہ کی آپ ہی تردید کرنے کے لئے اگر کھڑے نہ ہوتے۔ تو ان کا کیا حرج تھا۔ اس طرح تو ان کا خلیفہ بھی گیا خلافت بھی گئی اور جو بات کہہ چکے تھے۔ اس پر بھی قائم نہ رہے۔

جناب مولوی صاحب کی یہ حالت اور یہ رنگ کیوں ہے۔ کیوں وہ کسی معمولی سے معمولی بات پر جم کر نہیں ٹھیر سکتے۔ اس لئے کہ ان کا قدم اصل مقام سے اسی دن سے اکھڑ چکا ہے جبکہ انہوں نے ذاتی اور نفسانی کاوشوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کے سچے خلیفہ کو چھوڑا۔ اور آپ کے قائم کردہ مرکز سے منہ موڑا۔ کاش وہ اور ان کے ساتھی غور کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

خواجہ حسن نظامی صاحب کی نئی کتابیں

جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر ہندوستان کے بانی کمی کمردڑ مسلمانوں میں سے فتنہ ارتداد نے اگر کسی انسان کی رگ حمیت و غیرت میں حرارت پیدا کی ہے اور وہ اپنی طاقت اور بساط اپنی قابلیت اور اہلیت اپنے مذاق اور طریق پر عملی رنگ میں اس فتنہ کے انسداد میں کوشاں ہے۔ تو وہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی ہیں۔ جو ایک طرف تو اپنے مریدوں کو غیر مسلموں میں "تبلیغ کرنے کی تاکید کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے رنگ کا بہت سا لٹریچر شائع کر چکے ہیں۔ مثلاً ہندو مذہب کی معلومات ۳/ غزنوی جہاد ۸/ داعی اسلام ۲/ سکھ قوم ۶/ حلال خور ۸/ اسلامی توحید ۲/ اسلامی رسول ۳/ جانباز مسلم جو مرگئے مگر مرتد نہ ہوئے ۱/ نیواڑی کی ذوکان ۲/ اور مختلف قسم کے اشتہارات۔ اس لٹریچر میں بعض باتیں ہمارے نزدیک اصلاح طلب ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ہم جناب خواجہ صاحب کی ہمت اور کوشش کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

تبلیغی کارڈ

حال میں انہوں نے تیس تبلیغی کارڈوں کا خوبصورت البم شائع کیا ہے۔ بعض کارڈوں پر قرآن کریم کی آیات معہ ترجمہ بعض پر احادیث معہ ترجمہ اور بعض پر ناصحانہ فقرے درج ہیں۔ اگر اس البم میں یہ فقرہ نہ ہوتا۔ کہ

"حسب فتوٰی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی و علماء مصر و شام و ٹرکی بینک۔ ڈاک خانہ اور سب غیر مسلموں سے سود لینے میں حرج نہیں"

تو ہم بڑی خوشی سے اس پر ریویو کرتے۔ اب جو صاحب یہ البم منگائیں جسکی قیمت صرف ۲/ ہے۔ وہ اس فقرہ کو نمبر ۱۸ کے کارڈ سے قلم زن کر دیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے حرام کردہ سود کو نہ کوئی محدث حلال کر سکتا ہے۔ اور نہ مصر و شام و ٹرکی کے علماء۔ جو صاحب خواجہ حسن نظامی صاحب کی یہ تازہ کتب دیکھنا چاہیں۔ وہ مینجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ اپریل سنہ ۲۱ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ آیت پڑھی

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ (سورۃ مریم ۹۱ تا ۹۴)

فرمایا۔ بہت سی باتیں دنیا میں ایسی ہیں جو جہالت اور نادانی کی وجہ سے انسان کی سمجھ میں نہیں آتیں اور بعض ایسی ہوتی ہیں۔ جو انسانی عقل سے بالا ہوتی ہیں۔ اور عام لوگ۔ بوجہ ناواقفیت یا روحانیت کی کمی کے ان کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں ۔

زمانہ مسیح موعودؑ کے علماء کی حالت

ایسے اعتراض کرنیوالے عموماً وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو روحانیت سے گرے ہوئے ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہی لوگوں میں سے مسیح موعود کے زمانہ کے علماء کو قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ علماء بدترین مخلوقات میں سے ہونگے۔ اور ان کی شرارت حد سے بڑھی ہوئی ہوگی۔ یہاں تک کہ آپ نے ان کو اشرار الناس کا خطاب دیا۔ اور دابۃ الارض فرمایا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ان کے سطحی خیالات ہونگے۔ اور روحانیت سے بالکل عاری ہونگے

وہ عالم کہلائیں گے۔ لیکن درحقیقت جاہل ہونگے وہ ہدایت یافتہ سمجھے جائینگے۔ لیکن اصل میں گمراہ ہونگے۔ اور انکی گمراہی نہ صرف ان کے نفسوں تک ہی محدود ہوگی۔ بلکہ وہ اوروں کو بھی گمراہ کرینگے۔ اور ان کے سردار بن جائینگے۔ وہ ظاہر میں تو عالم ہونگے انہوں نے منطقی اصطلاحوں کو رٹا ہوا ہوگا۔ وہ فلسفہ کے حافظ ہونگے اور تقریر کرنے میں بڑے طرار ہونگے لیکن اصل علم ان کے پاس نہ ہوگا۔ یعنی وہ علم جس کے ہونے کی وجہ سے قرآنی اصطلاح کی رو سے ایک شخص عالم کہلاتا ہے۔ اور جس کے نہ ہونے کی وجہ سے ایک شخص جاہل کہلاتا ہے۔ وہ ان کے پاس نہ ہوگا۔

قرآن کی اصطلاح میں عالم کون ہے

قرآنی اصطلاح میں جاہل اس کا نام نہیں۔ جو منطق و فلسفہ کی اصطلاحات نہ جانتا ہو۔ اور نہ ہی قرآنی اصطلاح کی رو سے اس شخص کو جاہل کہا جاتا ہے۔ جو قرآن اور حدیث کی عربی عبارت کو اچھی طرح نہ پڑھ سکے۔ بلکہ قرآنی اصطلاح میں عالم اسکو کہتے ہیں۔ جو دین کی سمجھ اور خدا کا قرب اور اس کا عرفان رکھتا ہو۔ اور جو خدا کی درگاہ سے دور ہو اسی کو جاہل کہتے ہیں۔ اسی قرآن کے اصطلاحی علم کی تعریف کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ کے لوگ عالم اور جاہل کہلاتے تھے اور یہی قرآنی علم اسوقت عالم اور جاہل کے درمیان فرق کرنے کا ذریعہ تھا۔ نہ کہ وہ علم جو آج کل مروج ہیں۔ اور اگر آجکل کے علوم مروجہ کو اس وقت کے لوگوں کے لئے معیار علم بنائیں۔ تو بڑے بڑے جید صحابہ جاہل ٹھہرینگے۔ کیونکہ یہ علوم مروجہ اسوقت نہ تھے۔ کیا کوئی شخص یہ ثابت کر سکتا ہے کہ منطق و فلسفہ آنحضرت صلعم کے وقت موجود تھا۔ اور آنحضرت اور ابوبکر رضؓ نے منطق پڑھی تھی۔ اور آپ منطقی اصطلاحات کو خوب جانتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ تمام علوم بعد کے ہیں۔ یہ صحابہ کے وقت میں مروج نہ تھے۔ منطق و فلسفہ تیسری صدی میں یونانی سے ترجمہ ہوا ہے۔ کیا اسوقت اگر حضرت ابوبکر رضؓ سے کوئی منطقی اصطلاح پوچھی

جاتی۔ تو آپ اس کا جواب دے سکتے۔ اور سائل کی تسلی کر سکتے۔ یا اگر عربی کے لفظ کے وہ زائد معنے جو بعد میں رواج پکڑ گئے ہیں۔ آپ سے پوچھے جاتے تو آپ بتا دیتے پھر کیا حضرت ابوہریرہ رضؓ سے اگر کوئی پوچھتا کہ ابوہریرہ بتاؤ۔ کہ حسن حدیث کونسی ہوتی ہے۔ اور مرفوع کونسی؟ تو کیا وہ اس کا جواب دیکر اس کی تسلی کر دیتے۔ ہرگز نہیں۔ وہ سائل کے جواب میں یہی کہتے کہ میں حسن اور مرفوع نہیں جانتا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ میں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ کے نہ بتلانے کی وجہ یہی ہوگی۔ کہ اس وقت یہ قسمیں نہ قرار پائی تھیں۔ آج بھی بہت سے لوگ اس علم سے ناواقف ہیں۔ چنانچہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ مرفوع متصل حدیث کونسی ہوتی ہے۔ تو کئی حیران ہو جائینگے۔ اور جواب نہ دے سکیں گے۔ لیکن اگر مرفوع متصل کی تعریف بتا دی جائے۔ اور کہا جاوے کہ وہ حدیث ہوتی ہے۔ جس کا کوئی راوی چھٹا ہوا نہ ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک روایت کا سلسلہ پہنچے۔ تو اس کا کوئی انکار نہ کریگا۔ اور ان پڑھ سے ان پڑھ بھی سمجھ لیگا۔ حالانکہ یہ وہی تعریف ہے۔ جو مرفوع متصل کے الفاظ میں مجملاً رکھی گئی ہے۔ پس علم کیا ہے۔ صرف چند اصطلاحوں کا نام ہے۔ ان کے جاننے والے کو عالم اور نہ جاننے والے کو جاہل کہتے ہیں لیکن قرآنی اصطلاح کی رو سے ہم اسی کو عالم کہیں گے۔ جو خدا کا مقرب ہو۔ اور اسکو اس کا عرفان حاصل ہو۔ اس تعریف کی بناء پر ہم حضرت ابوبکر رضؓ کو لبید سے عالم کہیں گے۔ حالانکہ ظاہری اصطلاحی علم کی رو سے لبید عالم ہے۔ اور ابوبکر جاہل۔

علماء اور مسیح موعود کا انکار

پس آخری زمانہ کے علماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعریف کی رو سے جاہل ہونگے۔ باوجود عالم کہلانے کے وہ قرآن کو پڑھینگے۔ لیکن قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہ اُترے گا۔ وہ قرآن کے حافظ کہلائینگے۔ لیکن قرآن کے مغز اور فہم سے ناواقف ہونگے۔ قرآن کریم کے فہم اور مغز سے ناواقف

ہونے کی وجہ سے اس زمانہ کے ایسے علماء نے اس عظیم الشان پیشگوئی کا انکار کر دیا۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود سے پوری ہوئی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا۔ کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ اور پھر میں نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا۔ اسپر نئی زمین اور نیا آسمان بنایا۔ آج عالم کہلانے والے اس کشف کو پڑھ کر کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب مشرک تھے وہ خدائی کا دعویٰ کرتے تھے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود نے کشف بیان کر کے قرآن کریم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور اگر آپ کو یہ کشف نہ ہوتا۔ تو گویا یہ پیشگوئی پوری نہ ہوتی۔ وہ پیشگوئی یہ ہے:۔

قرآن کریم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً کہ ایک فرقہ آخری زمانہ میں ایسا ہو گا۔ جو یہ کہیگا کہ رحمٰن کا بیٹا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد جئتم شیئاً اداً۔ کہ یہ ان کا مشرکانہ عقیدہ ہے جو اس زمانہ میں اس قدر پھیل جائے گا۔ تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھداً۔ اس کے پھیلنے کی وجہ سے قریب ہو گا کہ زمین اور آسمان پھٹ جائیں۔ اور پہاڑ آواز دیتے ہوئے گر جائیں۔ کیونکہ اس باطل عقیدہ کے پھیلنے کی وجہ سے روحانیت کے تمام راستے مٹ جائینگے۔ وہ زمین کہ جس پر خدا کی عبادت کی جاتی تھی۔ اور وہ آسمان جو کہ رحمتوں کو نازل کرتا تھا۔ اور وہ دین کے بڑے بڑے جید عالم جو وقتاً فوقتاً دین کو اپنے علم سے مدد پہنچایا کرتے تھے قریب ہو گا کہ آسمان اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور علماء فوت ہو جائیں۔ کیونکہ نظام عالم توحید سے قائم ہے۔ اور اس میں توحید ہی کا جلوہ ہے۔ اگر توحید نکال لی جائے تو نہ صرف یہ کہ زمین و آسمان پھٹ جائیں بلکہ نظام عالم تہ و بالا ہو جائے۔ اور دنیا کا کچھ باقی نہ رہے:

انبیاء کی بعثت کی غرض

توحید جڑ ہے۔ اور توحید ہی ہے جس کی کہ تمام انبیاء حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک تاکید کرتے آئے ہیں۔ اور ان کی بعثت کی غرض ہی توحید منوانا تھی۔ ان کا اپنے آپ کو منوانا صرف اسی لئے تھا کہ وہ توحید لائے تھے وہ صدقات اور زکوٰۃ کی اس وجہ سے تاکید کرتے تھے۔ اور انکو فرض بتلاتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور اس کے حاصل کرنے میں مددگار ہیں۔ اسی طرح اگر وہ اخلاق فاضلہ کا حکم دیتے تھے۔ تو وہ بھی اسی غرض سے کہ خدا کے واحد سمجھ کر وہ بندے دوسروں کو دکھ نہیں دیتے اور جانتے ہیں کہ یہ سب ہمارے بھائی ہیں۔ پس خواہ مذہب کو لو۔ یا اخلاق فاضلہ کو لو۔ صدقہ و زکوٰۃ کو لو۔ کوئی بات ان میں سے خود مقصود نہیں بلکہ ان سب کا اصل مقصد توحید ہی ہے۔ جو ان سب کی جڑ ہے۔ اور اسی سے نظام عالم قائم ہے۔ کیونکہ اگر خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے۔ اور اس کا بیٹا تصور کر لیا جائے تو نظام عالم میں گڑبڑ پیدا ہو جائے:

عیسائیت کی ترقی کا ذکر قرآن میں

اسی نظام عالم کی ابتری کی طرف قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے بطور پیشگوئی اشارہ فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں عیسائیت کی ترقی ہو جائیگی اور ابن اللہ کا عقیدہ یہاں تک پھیل جائے گا۔ اور ترقی کر جائیگا کہ گویا خدا تعالیٰ کی توحید مٹ جائیگی اور نہ صرف توحید ہی مٹے گی۔ بلکہ وہ زمین جس پر عبادت کی جاتی تھی۔ اور وہ آسمان جو کہ برکتوں اور رحمتوں کو بنی نوع انسان پر نازل کرتا تھا۔ قریب ہو گا کہ پھٹ جائے۔ اور علمائے دین فوت ہو جائینگے۔

پیشگوئی کا پورا ہونا

اسوقت ایسا وجود ظاہر ہو گا۔ جو زمین اور آسمان کو پھٹنے سے بچا لیگا۔ اور ان کو انکی جگہ پر دوبارہ قائم کریگا۔ اور وہ وہی مریمی صفت عیسیٰ ہو گا جو ولدیت کے مسئلہ کو باطل کر دیگا۔ اور وہ وہی ہو گا جو کہیگا کہ محلہ خان یار میں عیسیٰ کی قبر ہے اور میں عیسیٰ سے افضل ہوں۔ جیسے اے عیسائیو! تم خدا اور ابن اللہ کہتے ہو۔ پس یہ پیشگوئی بڑی صفائی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ پوری ہو گئی۔ اور ایک ایسا وجود پیدا ہو گیا اور ایسا سامان خدا کی طرف سے کیا گیا کہ جس نے ان روحانی زمین اور آسمانوں اور پہاڑوں کو پھٹنے اور ٹکڑے ہونے سے بچا لیا۔ یہ پھٹنے کے قریب تھی لیکن اس کے وجود نے ان کو پھٹنے نہ دیا۔ اور ان کو دوبارہ نئے سرے سے قائم کیا۔ گویا آپ نے زمین اور آسمان ہی نیا پیدا کیا۔ دیکھو ایک قریب المرگ آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ چند منٹ تک مر جائیگا۔ لیکن جب وہ بچ جاتا ہے تو تم کہتے ہو کہ اس نے دوبارہ زندگی پائی۔ اور ایسے موقع پر ہر زبان میں یہی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح چونکہ زمین اور آسمان پھٹنے کے قریب پہنچ گئے تھے۔ کیونکہ خدا نے جو یہ فرمایا ہے کہ ایک انسان کو خدا کا بیٹا کہنے سے قریب ہے کہ زمین اور آسمان پھٹ جائیں تو یہ نہیں کہ خدا نے یونہی کہدیا۔ بلکہ فی الواقعہ ایسی ہی حالت ہو گئی تھی۔ لیکن ان کے پھٹنے سے پہلے خدا نے مریمی صفت انسان کو بھیجا تا وہ ابنیت کے مسئلہ کو باطل کر کے روحانی زمین اور آسمان اور پہاڑوں کو دوبارہ قائم کرے۔ اس آیت میں جسمانی اور مادی زمین و آسمان مراد نہیں ہیں اور نہ مادی پہاڑ مراد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق عیسائیوں سے جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ بتایا گیا ہے۔ اور عیسائیوں نے اپنے علوم اور سائنس کے ذریعہ مادی زمین آسمان اور پہاڑوں کو اور زیادہ ترقی دی ہے۔ پس اس آیت میں مادی زمین و آسمان اور پہاڑ مراد نہیں ہو سکتے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ اور پیشگوئی میں استعارے اور کنائے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ روحانی زمین اور آسمان اور پہاڑ مراد ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ روحانی زمین اور آسمان پھٹنے کے قریب تھے۔ لیکن ایسا

سامان پیدا ہو گیا جس نے انکو ان کی جگہ پر دوبارہ قائم کر دیا۔ اور حضرت مسیح موعود کا ایسا وجود آگیا۔ جس نے براہین اور دلائل سے ثابت کر دیا کہ مسیح جسے عیسائی خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ مر گیا ہے۔ اور میں اس سے افضل ہوں۔ تب رُوحانی زمین آسمان اپنی جگہ پر دوبارہ قائم ہوئے۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا دوبارہ بنائے گئے ہیں۔ یہی مطلب ہے اس کشف کا۔ جس میں حضرت صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا کہ میں خدا ہوں اور پھر میں نے زمین اور آسمان کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا اور انکو بنایا۔ یہ ایک کشف ہے۔ اور قابل تعبیر ہے جیسے کہ سارے کشف اور رویا قابل تعبیر ہوتے ہیں ؛

کشف میں خدا بننا

چنانچہ تعطیر الانام جو کئی سو سال کی کتاب ہے۔ اور جس میں بڑے بڑے بزرگوں کی خوابوں کی بناء پر تعبیریں جمع کی گئی ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ جو شخص خواب میں یہ دیکھے کہ میں خدا ہو گیا ہوں تو اس کی یہ تعبیر ہوتی ہے۔ کہ خدا اس کو مل گیا۔ اور وہ صراط مستقیم پر چل رہا ہے۔ یہ تعبیر اس کتاب میں لکھی ہے۔ جو ان علماء سے کئی سو سال پہلے کی ہے۔ بس کشف میں مسیح موعود کے خدا ہونے کے یہ معنے ہوئے۔ کہ اس زمانہ کے تمام لوگ گمراہ تھے۔ صرف حضرت صاحب ہدایت یافتہ تھے۔ اور آپ ہی توحید پر قائم تھے۔ پھر آپ نے اس توحید کو جو خدا نے آپ کو دی تھی۔ دنیا میں پھیلایا۔ اور رُوحانی زمین و آسمان اور پہاڑ جو گر رہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے قریب تھے۔ ان کو دوبارہ قائم کیا ؛

خدا کے کلام سے دُنیا میں تغیر

یہی مطلب نیا زمین اور نیا آسمان پیدا کرنے کا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو اور اس کی توحید کو دُنیا میں پھیلایا جائے ؛ چنانچہ انجیل میں اسی کی طرف یہ فقرہ اشارہ کرتا ہے کہ "ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ اور یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا" اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ دُنیا میں روحانی زندگی خدا تعالیٰ کے کلام کے نازل ہونے سے بندوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اور دنیا کی تبدیلی بھی خدا تعالیٰ کی وحی پر موقوف ہے نہ کہ مولویوں کی باتوں اور ڈھکوسلوں پر اور یہ تبدیلی وحی کے ذریعے اور خدا کے کلام کے ذریعے اس وقت دنیا میں ہوتی ہے جبکہ رُوحانی زمین اور آسمان گرنے لگتے ہیں۔ تب انکو قائم کرنے کے لئے ایک تبدیلی دُنیا میں کی جاتی ہے اور خدا کا کلام نازل ہوتا ہے۔ پس اسی اصل کے ماتحت قرآنی پیشگوئی کی رُو سے حضرت مسیح موعود کے لئے ضروری تھا کہ ایک تبدیلی دنیا میں کرتے۔ اور نئی رُوحانی زمین اور نیا رُوحانی آسمان بناتے اسی کی طرف یہ کشف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن یہ مولوی حضرت صاحب کو اس کشف کی وجہ سے مشرک کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ میں خدا ہوں مگر یہ جاہل نہیں جانتے۔ کہ اس کا مطلب کیا ہے۔

دجّال اور خدائی صفات

حضرت مسیح موعودؑ نے ہی تو آکر توحید قائم کی ہے۔ ورنہ پہلے کہاں توحید تھی۔ کیا ان مولویوں کے پاس توحید تھی۔ جنھوں نے دجال کو خدائی صفات دے رکھی ہیں۔ دجال کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ وہ بارش برسائے گا۔ سوکھی کھیتی کو ہرا کریگا بیمار کو تندرست کر دیگا۔ اور ہر امر اس کے اختیار میں ہوگا میں حیران ہوں۔ کہ یہ مولوی کیسی الٹی عقل کے ہیں کہ خدائی صفات دجال کو دیتے ہیں۔ اور منتظر ہیں کہ کب خدائی صفات والا دجال ان کے پاس آتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے کشف پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ کیا کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا اور بارش برسانا اور سوکھی کھیتی کو ہرا کرنا خدائی صفات نہیں۔ اسی طرح کون کہہ سکتا ہے کہ دنوں کا چھوٹا اور بڑا کرنا بغیر سورج اور چاند اور ستاروں پر اختیار حاصل ہونے کے ممکن ہے۔ دجال کا دنوں کو چھوٹا بڑا کرنا اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ خدائی صفات اس کو حاصل ہوں اور سورج اور چاند اور ستاروں کو اس کے قبضہ میں مانا جائے ؛

خدا سے بڑھ کر دجال کی صفات ماننا

پھر یہ لوگ دجال کو خدائی صفات ہی نہیں دیتے۔ بلکہ خدا سے بڑھ کر قادر اور صفتوں والا مانتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں اپنی سنت کو نہیں بدلتا۔ اور یہ اس کی سنت ہے کہ دنیا میں کسی مُردہ کو زندہ نہیں کرتا۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی جابر کو ان کے شہید باپ کے متعلق فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے باپ کو فرمایا کہ کوئی آرزو کرو۔ میں اُسے قبول کر لوں گا۔ اس نے کہا مجھے پھر دُنیا میں بھیجا جائے۔ تاکہ میں پھر تیرے رستہ میں قتل کیا جاؤں۔ اسپر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا یہ قانون ہے کہ مرنے کے بعد لوگ دُنیا کی طرف لوٹائے نہیں جاتے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا اپنے اس قانون کو کسی مُردہ کو دوبارہ زندہ کر کے نہیں توڑتا۔ لیکن یہ مولوی کہتے ہیں کہ دجال مارے گا۔ اور پھر زندہ کریگا اسی طرح دجال کے پرستار خدائی صفات سے بھی زیادہ صفتیں دجال کو دیدیتے ہیں ؛

مسیح موعودؑ کا دجال سے مقابلہ

یہ بھی ان لوگوں کی نادانی ہے کہ دجال کے مارنے اور زندہ کرنے کو حقیقی معنوں میں سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ وہ جسمانی طور پر ماریگا۔ اور زندہ کریگا۔ حالانکہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ دجال اس زمین کے جس پر خدا کی عبادت کی جاتی تھی۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اور اس رُوحانی آسمان کو جو برکتوں کو نازل کیا کرتا تھا۔ پھاڑ دیگا۔ اور وہ دینی علماء جو پہاڑ ہونگے۔ انکو اپنے ساتھ شامل کریگا۔ اور جو شامل ہونے سے انکار کرینگے اس کو مٹا دیگا۔ پس جس طرح دجال اپنا کام کریگا اسی طرح خدا تعالیٰ دجال کی شرارت کو باطل کرنے کے لئے مسیح موعود کو بھیجے گا۔ جو آکر زمین و آسمان کو انکی جگہ پر قائم کر دیگا۔ اور اس کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے

قبضہ میں لائے گا اور دین کو ایسے دلائل سے قائم کریگا کہ سائنسدان بھی ان کو نہ توڑ سکیں گے۔ پس یہی مطلب ہے نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا۔ اور اسی کی طرف حضرت مسیح موعود کا کشف اشارہ کر رہا ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ مولوی اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر آپ یہ نہ فرماتے تو محل اعتراض تھا ؛

معترضین کی الٹی عقل۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ معلوم نہیں۔ مولویوں کی عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ اگر کسی کے مرنے کی بلا شرط پیشگوئی کی جائے۔ تو کہتے ہیں کیا خدا کے نبی لوگوں کو مارنے کے لئے آتے ہیں۔ اور اگر شرطیہ پیشگوئی کی جائے۔ تو کہتے ہیں کہ پوری نہیں ہوتی۔ مثلاً لیکھرام کے متعلق بلا شرط پیشگوئی تھی۔ کہ چھ سال کے عرصہ میں مارا جائیگا۔ اور وہ مارا گیا۔ اسپر کہدیا گیا کہ سازش سے قتل کرا دیا ہے۔ اور آتھم کے متعلق شرطی پیشگوئی تھی کہ اگر وہ رجوع کریگا تو بچ جائے گا۔ اس نے اس شرط سے فائدہ اُٹھایا۔ اور بچ گیا۔ اسپر کہدیا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ غرضکہ ان کی حالت بعینہٖ اسی طرح ہے۔ جیسے حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ ع

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

انکی آنکھوں کے آگے حجاب پڑے ہوئے ہیں یہ حقیقت کو نہیں دیکھ سکتے۔ میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود کا کام ہی یہ بتایا گیا تھا کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کریگا۔ اگر حضرت صاحب یہ کشف نہ بتلاتے تو یہی علماء کہنے لگ جاتے۔ کہ یہ مسیح موعود کیسا ہے۔ جو اس کی بعثت کی غرض بتائی گئی تھی۔ وہ اس نے پوری نہیں کی۔ یعنی شرک کا ابطال نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض کا پورا ہونا بس اس کشف نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق کی ہے نہ کہ آپ کو نعوذ باللہ من ذالک مشرک ٹھہرایا ہے کیونکہ آپ نے رُوحانی زمین و آسمان کو قائم کیا اور عیسائیت کو مٹایا ہے۔ آپ نے بڑے بڑے پادریوں کو ہر قسم کے مقابلے کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آئے۔ آپ نے ایسے دلائل اور براہین جمع کر دیے کہ جن کے مقابلہ پر عیسائیت نہیں ٹھہر سکتی۔ پس عقلاً ثابت ہو گیا کہ حضرت صاحب کی بعثت کی غرض پوری ہو گئی ہے۔ باقی رہا عملاً تو یہ ضروری نہیں کہ وہ فوراً ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث ہوئے ۱۳۰۰ سال ہو گئے۔ کیا دین اسلام تمام دُنیا میں پھیل گیا۔ اور تمام دُنیا مسلمان ہو گئی پھر یہ لوگ کیا حق رکھتے ہیں کہ کہیں۔ مرزا صاحب کو کیوں نہیں تمام دُنیا نے قبول کر لیا۔ اور کیوں نہیں ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ میں کہتا ہوں کہ تم ان نشانات کو دیکھو۔ جو آہستہ آہستہ پُورے ہو رہے ہیں۔ اور لاکھوں کو سلسلہ کی طرف لا رہے ہیں۔ اور ہزاروں عیسائی حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ کی طرف آ رہے ہیں۔ معترضین کے قلوب ان اثرات کو دیکھ کر انکار نہیں کر سکتے۔ اور وہ عنقریب دیکھیں گے کہ مسیح موعودؑ نے آ کر نئے سرے سے زمین و آسمان پیدا کیا اور وہ عظیم الشان پیشگوئی آپ کی بعثت سے پوری ہوئی۔ جو قرآن نے آخری زمانہ کے متعلق بتائی تھی۔ خدا اس پیشگوئی کو پورا کرے گا اور دُنیا پر آپ کی صداقت ثابت کر دیگا۔ چاہے مخالفوں کی دُعائیں کرتے کرتے ناکیں گھس جائیں ؎

تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن
قادیان دارالامان

وہ احباب جنہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں کسی وقت تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے براہ نوازش اپنے مستقل پتہ سے اطلاع بخشیں۔ تاکہ ان کی خدمت میں ایسوسی ایشن مذکور کی آیندہ تجاویز اور لائحہ عمل پیش کیا جا سکے۔ مفصل سکیم احباب کو نام و پتے موصول ہونے پر بذریعہ خطوط روانہ کی جائیگی۔

خاکسار :- رشید احمد رشید - قادیان دارالامان

ایک انعام بطور اعزاز و اکرام

سب سے بڑا انعام وہ ہے۔ جو حق کی تبلیغ کرنیوالوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملیگا۔ تاہم ہماری طرف سے بھی بطور اعزاز و اکرام برائے ترغیب احباب با تجربہ کا انعام مضامین ذیل کو فصیح نظم پنجابی میں لکھنے والے اس احمدی شاعر دوست کی خدمت میں پیش کیا جاویگا جو شرائط ذیل کی پابندی کے ساتھ لکھ کر خاکسار کو بھیجدے۔ تبلیغ حق کے لئے ٹریکٹ یا رسالہ کی صورت میں شایع کروں گا۔ اس طرف طاعون حملہ آور ہے۔ اُمید ہے کہ ان لوگوں کے لئے یہ مضامین مفید ثابت ہونگے ؛۔

(۱) امام مہدی علیہ السلام کی علامات آمد (۲) حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام امام مہدی نبی اللہ ہیں (۳) ان کے انکار کی وجہ سے اور دنیا کو بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے بموجب حکم الٰہی گرفت الٰہی کا سلسلہ دُنیا میں جاری ہو گیا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝ (پ ۹ ع ۱)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ الخ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (پ ۷ ع ۶)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ الخ الْمُرْسَلِينَ ۝ (پ ۷ ع)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ الخ (پ ۷)

آیات و احادیث بر موقعہ مع ترجمہ درج ہوں۔ (۴) نبی کی شناخت کا معیار (۵) طاعون وغیرہ عذاب کی پیشگوئیاں حضرت امام علیہ السلام کی (۶) موجودہ زمانہ کا امام نبی اللہ ہے۔ اور اس کے انکار کی وجہ سے عذاب الٰہی کی گرفت شروع ہے مضامین کی جانچ یہاں پر ایک علمی مجلس کریگی۔

المشتہر

خاکسار محمد فضل سکرٹری جماعت چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان۔ ضلع راولپنڈی

اطلاع

اخبار الفضل کی گزشتہ اشاعت میں ایک اشتہار ادویات کی نسبت شائع ہوا تھا اور وہ اشتہار غلطی سے ... الفضل میں شائع ہو گیا۔ احباب خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ ... وہ معقول نفع پہنچنے کا موجب ہے۔ والسلام

(دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان پنجاب)

حب اٹھرا۔ محافظ جنین

حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں آپ کا یہ مجرب نسخہ ہے۔ جو حسب ذیل امراض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے (۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ (۲) یا جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں (۴) یا جن کے گھر میں اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) یا جنکے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو (۶) یا جن کے بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ انکے لئے گود بھری گولیوں کا استعمال کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عمر ۔ چھ تولہ تک خاص رعایت ۳ تولہ تک محصولڈاک معاف

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان دواخانہ معین الصحت

قادیان ضلع گورداسپور

لوگ موتیوں کے سرمہ کو استعمال کرتے ہیں

اسلئے کہ یہ ضعف بصر ککرے۔ خارش چشم جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک تصدیق کیلئے ایک تازہ شہادت ملاحظہ ہو

افسر شفاخانہ جات کی شہادت

مولانا المکرم میر محمد اسحاق صاحب سابق افسر شفاخانہ جات انگریزی و یونانی قادیان حال مینیجر و پروفیسر احمدیہ کالج قادیان لکھتے ہیں۔ کہ ”مجھے ککروں کی شکایت مدت سے رات کو کتاب کے مطالعہ سے خارش۔ جلن۔ پانی بہنا۔ یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب کے موتیوں کے سرمہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کو جزاء خیر عطا فرمائے“

ملنے کا پتہ

مینجر کارخانہ موتیوں کا سرمہ دفتر نور بلڈنگ

قادیان ضلع گورداسپور

نیور السیتھین موتی

صرف ایک شہر سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر

نیور السیتھین موتیوں کا اشتہار آپ الفضل میں پڑھتے رہے ہیں۔ چار مہینے میں ہی ان کی شہرت ہندوستان میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چاروں طرف سے آرڈر چلے آ رہے ہیں۔ پچھلے ماہ میں تین سو بوتل وصول ہوئی تھی۔ وہ دس دن میں لگ گئی۔ پھر بذریعہ تار ہمیں ایک ہزار بوتل کا اور آرڈر دینا پڑا۔ اس وقت تین سو بوتل کے آرڈر قابل تعمیل پڑے ہیں۔ آئندہ پانچسو بوتل ہر ماہ بھیجے جانے کا انتظام کیا ہے۔ بلکہ امید نہیں۔ کہ یہ بھی کافی ہو۔ چونکہ اس وقت دوا آ رہی ہے۔ فوراً درخواستیں دیجئے۔ تا دیر تک انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ ہم سب سے پہلے پہلی درخواستوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ نیور السیتھین موتی گرمی میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بلکہ گرمی کے کمزور کر دینے والے اثر کو دور کر دیتے ہیں۔ ہاں دوائی کی خوراک نصف کر دینی چاہئے۔ ان موتیوں کی تاثیر کے نئے سے نئے انکشاف ہوتے ہیں۔ ایک صاحب جو مرض خنازیر سے سخت دبے ہوئے تھے لکھتے ہیں۔ میں نے دس دن میں ایک سیر وزن حاصل کیا ہے۔ ایک وکیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ کام کرتے وقت ان کو بے ہوشی کی سی حالت ہو جاتی تھی۔ اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں موتیوں کی شہرت کا باعث ہیں۔ ایک سب انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں مختلف طبیبوں کی تحقیق وہ موتی پہلے پانچ شیشیاں منگوائیں اور دوسری دفعہ دس ارسال کریں۔ ایک جگہ ایک انگریز رئیس نے ان کا استعمال کیا۔ اب ان کی کوشش سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر ہمیں موصول ہوا ہے۔ یہ موتی بے خوابی کمزوری حافظ کی کمی سستی کمر یا سر کے پور ہونے درد دوران سر قوت باہ کی کمی ذیابیطس۔ دبلاپا۔ سل کی ابتدائی حالت۔ رگوں کے موٹے ہو جانے۔ اعصاب کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ ہاضمہ کی خرابی۔ دودھ پلانے والی ماں کے کمزور بچہ اور بڑھاپے کے اثرات کے لئے نہایت مفید ہے۔

قیمت ایک بوتل للعہ تین بوتل عنہ

المشتہر

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی

قادیان ضلع گورداسپور

امام جلال الدین سیوطی اور وفات مسیح ناصری

تفسیر درّ منثور میں آیت اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم کا شان نزول حسب ذیل الفاظ میں لکھا ہے۔ نجران کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا حضرت عیسیٰ نے مردوں کو زندہ کیا اور بیماروں کو اچھا کیا اور آسمان پر زندہ موجود ہیں اس وفد کے اس سوال کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی آگے لکھا ہے۔ الیس معہ غیرہ شریک فی امرہ الحی الذی لا یموت وقد مات عیسیٰ فی زعمہم القیوم اے قائم علی سلطانہ لا یزال قد زال عیسیٰ الخ۔ یعنی اللہ وہ ذات ہے جس کا کسی صفت میں کوئی شریک نہیں۔ وہ زندہ ہے جسکو موت نہیں اور عیسیٰ تو انکے نزدیک بھی مر گیا اور اللہ اپنے غلبہ کیساتھ قائم ہے اسکو کبھی زوال نہیں مگر عیسیٰ تو زائل ہو چکا اور اسکا جسم بوسیدہ بھی ہو گیا اسکے سوا کون زندہ رہ سکتا ہے۔ مسیح پرست مسلمان اسپر غور کریں قرآن کے نزدیک بھی اس آیت کا یہی شان نزول ہے جو حضرت امام جلال الدین سیوطی نے بیان کیا ہے تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ موجود ہوتے تو اللہ تعالیٰ یہ آیت ان کے جواب میں نہ نازل فرماتا اور اتنے بڑے امام کا اسکو بطور حوالہ پیش کرنا صاف بتا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اب بھی اگر کوئی حضرت عیسیٰ کو آسمان پر مانتا ہے تو ہماری کتاب محقق منگوا کر دیکھے جس میں اسی قسم کی تیرہ سو اکتالیس شہادتیں علماء متقدمین و مفسرین کی مع صداقت احمدیت پیش کی ہیں اور انکی تردید کرنے والے کو تیرہ سو اکتالیس روپیہ انعام مقرر کیا ہے جسکے متعلق ہمارے احمدی احباب کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب ہر وقت ہر احمدی کی جیب میں رہنی چاہیئے اور جس جیب میں یہ کتاب ہوگی وہ بڑے سے بڑے مخالف کا مقابلہ کر سکتا ہے ہر مفسر اور محدث کے قول کا حوالہ دیکر اسکا صفحہ درج کیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت وہ مقام اصل کتاب میں ملاحظہ کیا جا سکے محقق میں جن کتابوں کے حوالے درج ہیں اگر کوئی صاحب ان تمام کتابوں کو خریدیں تو تین ہزار روپیہ میں وہ کتابیں ملینگی اور جب ان کتابوں کا مطالعہ کرینگے تو چار سال میں مطالعہ کر سکینگے مگر اب وہ

کتاب ہو گا کہ اب لباب ... صفحہ کی قیمت ہر ... کی کتاب ہے جو ترتیب سے آسانی سے آسکتی ہے ... اور ہر جوش ... احمدیوں اور غیر احمدیوں کی اسپر جو رائے ہے وہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۳ء کے اخبار الفضل قادیان صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیے مکرر یہاں درج کرنا بیکار ہے۔

بابی مذہب کا فتنہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور ایک حدیث میں لکھا ہے کہ ستائیس ہوں گے ایک جگہ ستر لکھے ہوئے ہیں حضرت علامہ سید ابوالبرکات محقق دہلوی جانشین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ایک کتاب موسومہ کذابوں کا انجام گیارہ سال کی مسلسل محنت سے تالیف فرمائی ہے جس میں اکیس بالتشخص مدعیان نبوت مہدیت و مسیحیت کے حالات درج فرمائے ہیں اور معیار صداقت پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج بھی دیا ہے کہ کوئی شخص اس معیار صداقت پر کسی جھوٹے مدعی کو پورا کر کے دکھا دے تو اسکو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا وہ کتاب چھپنی شروع ہو گئی تھی کہ اس عرصہ میں بابی مذہب کا فتنہ شروع ہو گیا اور عام طور پر بابی مذہب کے حالات معلوم کرنے کے واسطے دلچسپی پیدا ہو گئی اس لئے نہایت عجلت کیساتھ اس کتاب کی طباعت کا انتظام شروع ہو گیا۔ کیونکہ اس کتاب میں جسطرح دیگر مدعیوں کا کچا چٹھا درج ہے اسی طرح بابی مذہب کے بانی کا بھی درج ہیں بلکہ محمد علی باب کے علماء وقت سے جو دلچسپ مناظرے ہوئے ہیں وہ بھی اسی میں درج ہیں غرضکہ کتاب ہر طرح قابل دید ہے۔ اس کتاب کی قیمت بھی ... مقرر ہے مگر چونکہ روپیہ کی ہمیں ضرورت ہے اس لئے یہ ایک خاص رعایت کر دی گئی ہے کہ جو اصحاب دو روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماوینگے ہم انکو دو روپیہ میں ہر دو کتب روانہ کر دینگے حالانکہ صرف محقق کی قیمت ... محصولڈاک ... رجسٹری ... فیس منی آرڈر ... کل ... خریدار کے اسپر صرف ہو جاتے ہیں اب گویا صرف ایک آنہ زیادہ خرچ کرنے پر دونوں کتابیں آپ کو مل سکتی ہیں کذابوں کا انجام انشاء اللہ تعالیٰ آٹھ دس روز میں تیار ہو کر احباب کی خدمت میں روانہ کر دیجائیگی لیکن اس رعایت سے صرف وہی احباب فائدہ اٹھا سکینگے جو اس عرصہ میں منی آرڈر ارسال کر دیں ... طلب کرنے والے یا کتاب تیار ہو جانے پر منی آرڈر ارسال کرنے والے مطلع رہیں کہ ان کے واسطے یہ رعایت نہیں بلکہ انکے واسطے علاوہ محصولڈاک کے تین روپیہ ہر دو کتب کی قیمت ہوگی۔

احمدی مناظرین میں ایک کمی

ہمارے مخالفین کے پاس ہر موضوع پر شعر اور ضرب المثل کے اچھے ذخیرے ہیں اور احمدیوں کے پاس قرآن و حدیث کے زبردست حربے ہیں جو بڑے بڑے مناظرین کے لئے ... ہمارے ... کے منہ ... ہیں مگر جاہل پبلک پھر بھی یہ خیال کرتی ہے کہ احمدی ہار گئے اسکی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ مخالف اپنی فصیح و بلیغ اور چبھتے دار تقریر سے پبلک کو اپنا گرویدہ کر لیتا ہے۔ اگر ہمارے مناظرین کتاب

علم مجلسی

ہر دو جلد منگوالیں تو وہ کمی پوری ہو جائیگی اس کتاب میں ہر موضوع کے شعر و اشعار درج کر کے جادو بیانی کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا ہر مناظر اس کتاب کو منگوا کر اس کمی کو پورا کریگا قیمت حصہ اول ۱۲؎ حصہ دوم ۱۰؎

بخاری شریف مفت

خدا کے فضل و کرم سے بخاری شریف بھی معہ ترجمہ ہر ماہ دو سپارہ شائع ہو رہے ہیں صرف ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے ہر ماہ دو سپارہ بجائے ۱۲؎ کے ۸؎ میں آپ کو ملا کریں گے جس سے آپ ہمیشہ ہر ماہ دونوں سپارہ بھی مطالعہ کر سکینگے اور قیمت بھی آسانی سے ادا کر سکیں گے اگر آپ نے اب تک نمونہ نہیں دیکھا تو مفت طلب فرمائیے دس خریدار پیدا کرنے پر آپکو مفت مل سکتی ہے دوگنا سائز بھی کر دیا۔ خط بھی جلی ہے

میرا حلفی بیان

طرز اول بدلکر اشتہار دینا اور بار بار تحریک کرنا یہ مقصد نہیں کہ کتاب محقق اور کذابوں کا انجام فروخت کروں بلکہ میرا مقصد صرف تبلیغ ہے۔ اس کا ثبوت میرا حلفی بیان ہے اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ آپ ان ہر دو کتب کو منگوائیے خود مطالعہ کیجئے اور غیر احمدیوں کو مطالعہ کیواسطے دیجئے اس کے بعد بھی اگر آپکا دل چاہے تو واپس کر کے اپنی قیمت واپس منگوا لیجئے اگر ہم قیمت واپس نہ کریں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیجئے اب بھی اگر آپ تبلیغ میں حصہ نہ لیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔

کتاب منگوانے کا پتہ

منیجر محقق کوچہ پنڈت دہلی

مختصر خبریں

پشاور۔ ۲۵۔ اپریل۔ خوست میں جو مظاہرہ کیا گیا تھا۔ وہ ظاہراً قطعی فرو نہیں ہؤا۔ اب پھر رپورٹ آئی ہے۔ کہ جوش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کابل سے کئی افسران گرڈز کے مقام پر آ پہنچے ہیں اور منگل فرقہ کے مختلف نمائندوں سے بحث ہو رہی ہے۔ اور وہ گرڈز اور ماتن کے گرد بڑی تعداد میں جمع ہو گئے ہیں۔ افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ منگل فرقہ کے لوگ بہت سے سرحدی جرگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے اور گرڈز اور ماتن کے درمیان آمد و رفت کے سلسلہ کو توڑنے کیلئے ورغلا رہے ہیں

لنڈن۔ ۲۴ اپریل۔ موسیو ٹراٹسکو جو بالشویکوں کے روح رواں ہیں۔ جنگ کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور تمام سلطنتوں کے برخلاف اور خصوصاً برطانیہ کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ آپ روسیوں کو فوج میں داخل ہونے کے لئے اور فوج کو ترقی دینے کے لئے تحریک کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ عنقریب ایک خوفناک جنگ شروع ہونے والی ہے۔ جو شاید برسوں جاری رہے ٭

کلکتہ کی امپیریل سکرٹریٹ بلڈنگ کی ایک سیڑھی پر ایک گدا گر مرا پڑا تھا۔ لاش کو اٹھانے کے لئے انسپکٹر اور رضا کار گئے۔ انسپکٹر نے لاش کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اٹھو اور اپنا بستر لیکر چلتے بنو۔ اس کے کہتے ہی بھکاری اٹھ کر بھاگ گیا۔

۲۱۔ اپریل کو صاحبزادہ آفتاب احمد خاں وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی بعزم ولایت علی گڈھ سے روانہ ہوئے۔

لنڈن ۲۵۔ اپریل۔ اٹلی میں چونکہ جوا کھیلنے کی خفیہ عادت عام ہو گئی ہے۔ اس لئے حکومت اٹلی نے اس شرط پر جوا کھیلنے کی تفریح گاہوں میں اجازت دیدی ہے۔ کہ جوا کھیلنے والے شرائط مقرر کردہ کی پابندی کریں۔ اور محصول ادا کریں ٭

لنڈن۔ ۲۵۔ اپریل۔ لارڈ ونٹرٹن سابق نائب وزیر ہند نے ایک تقریر میں کہا۔ میں دو سال نائب وزیر ہند رہا۔ اس عرصہ میں انکم ٹیکس دینے کے بعد دو ہزار پونڈ تنخواہ ملی۔ لیکن معرکہ انتخاب سفر اور سکرٹری رکھنے پر ایک ہزار آٹھ سو پچاس پونڈ صرف ہو گئے۔ اور دو سال کے عرصہ میں صرف تین سو پچاس پونڈ بچے۔ یہ کمائی ہے۔ جو بڑے اہم دفتر میں بارہ بارہ اور چودہ چودہ گھنٹے روزانہ کام کرنے کے بعد دو سال میں حاصل ہوئی۔

ماسکو۔ ۲۶ اپریل۔ بخارا میں پلیگ پھوٹ پڑی ہے۔ اور ایک سو کے قریب پلیگ کی زد میں وقوع پذیر ہوئی ہیں۔

پانچواں شہیدی جتھہ جو ۱۲ اپریل کو لائل پور سے روانہ ہؤا تھا۔ تمام سفر طے کر کے ۲۶ اپریل کو ۴ بجے کے قریب امرتسر پہنچا۔ یہاں سے ۱۰ مئی کو پیدل جیتو روانہ ہو گا۔

معلوم ہؤا ہے۔ محمد علی صاحب بوٹری ۲۰ اپریل امرتسر میں بعارضہ پلیگ فوت ہو گیا۔ یہ ایک زمانہ میں سلسلہ کا سخت بدزبان مخالف تھا ٭

آگرہ۔ ۲۹ اپریل۔ ریاست بھرت پور میں ایک مسجد شہید کر دی گئی ہے۔ اور دو کو گدوموں میں منتقل کر دیا گیا ہے

لنڈن۔ ۲۹ اپریل۔ واشنگٹن کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ صدر جمہوریہ امریکہ نے ضابطہ آبادکاری کے وکلاء کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ جاپانیوں کے اخراج کو اس وقت تک ملتوی کر دیا جائے۔ جب تک کہ کسی شریفانہ معاہدے کی گفت و شنید نہ کی جائے۔

لنڈن ۲۹ اپریل۔ سوئڈن کو جاتے ہوئے ملک معظم انجن ڈرائیور کی ہدایت کے مطابق خود ڈرائیوری کا کام کرتے رہے۔

امرتسر۔ ضابطہ ترمیم فوجداری کی رو سے بارہ اکالی لیکچراروں کے وارنٹ نکلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ویر سنگھ نامی کو پولیس کے کانسٹیبلوں نے گرفتار کر لیا۔ لیکن اس نے کمیٹی کے دفتر میں جانے اور اجازت لے کر گرفتار ہونے پر اصرار کیا۔ پولیس نے انکار کیا۔ اس کے شور مچانے پر کئی اکالی جمع ہو گئے۔ جنہوں نے پولیس سے اس کو چھڑا لیا۔ اور وہ بھاگ گیا ٭

قسطنطنیہ۔ ۲۷ اپریل۔ موصل کے متعلق گفت و شنید کرنے کے لئے ترکی وفد انگورہ سے یہاں آ پہنچا

لنڈن۔ ۲۷ اپریل۔ فرانسیسی لفٹنٹ ڈویزی ایک ہی پرواز میں پیرس سے بخارسٹ پہنچے۔ اور گیارہ گھنٹوں میں ایک ہزار دو سو پچاس میل کا سفر طے کیا۔ آپ نے بغداد سے حلب تک کا سفر آٹھ گھنٹے میں کیا۔ جو نو سو چالیس میل ہے۔

بغداد ۲۷۔ اپریل۔ فرانسیسی جنگی ہوائی جہاز نے پیرس سے بغداد تک اڑھائی یوم میں پہنچنے کا قابل حیرت کام کیا ہے۔ یہ جہاز شنبہ کو دوپہر کے بعد بغداد پہونچا۔

لنڈن۔ ۲۸ اپریل۔ نیند کی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اور اس کی وجہ سے خوف پھیل گیا۔ برطانیہ میں جنوری کے مہینہ میں ۵۷ وارداتیں فروری میں ۱۷۲ مارچ میں ۳۸۴ اور اپریل کو تین ہفتوں میں ۹۴۴ تک پونہچ گئی ہیں ٭

شملہ ۲۶ اپریل۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ بعض سکھ افسروں کی پنشنیں گورنمنٹ کے خلاف سرگرمی میں حصہ لینے کی وجہ سے ضبط کر لی گئی ہیں ٭

ترکی وزارت داخلہ نے ترک عازمان حج کو پروانہ راہداری دینے سے انکار کر دیا۔ اور وجہ یہ بتلائی ہے۔ کہ ترکوں کے ساتھ قمر دے ہاشمیہ میں برا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ان کو حجاز میں اپنی جان جانے کا خطرہ ہے۔ وزارت نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر مصارف حج بطور خیرات ان مہاجرین کو دیدیئے جائیں جو یونان سے آئے تو ان کو بہت ثواب ملے گا ٭

اخبار ٹائمز کا ایک نامہ نگار مقیم پیرس رقمطراز ہے۔ کہ ایک سپاہی جو ۱۹۱۴ء میں زخمی ہو کر فوج سے علیحدہ

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)